۱۶۔قال رسول اللہ ﷺ: اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: آپس میں سلام عام کرو۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث 54)

ا۔ اس حدیث مبارکہ سے سلام کرنے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ سلام نہایت جامع دعائیہ کلمہ ہے کہ یہ کلمہ پیار و محبت اور اکرام کے اظہار کے لیے بہترین لفظ ہے اور اس کی کئی معنوی خصوصیات ہیں:

☆ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔

☆ اس کلمہ میں صرف اظہارِ محبت ہی نہیں؛ بلکہ ادائے حق محبت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ تمام آفات اور آلام سے محفوظ رکھیں۔

☆ عرب کے طرز پر صرف زندہ رہنے کی دعا نہیں؛ بلکہ حیاتِ طیبہ کی دعاء ہے۔

☆ سلام کرنے والا اپنی زبانِ حال سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ یہ وعدہ بھی کرتا ہے کہ تم میرے ہاتھ اور زبان سے مامون ہو، تمہاری جان، مال اور آبرو کا میں محافظ ہوں۔

☆ یہ کلمہ اپنے سے چھوٹوں کے لیے شفقت، مرحمت اور پیار و محبت کا کلمہ بھی ہے اور بڑوں کے لیے اکرام و تعظیم کا لفظ بھی۔

☆ قرآن مجید میں یہ کلمہ انبیاءورسل علیہم السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اکرام اور بشارت کے استعمال ہوا ہے اور اس میں عنایت اور محبت کا رس بھرا ہوا ہے،

☆ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اسی طرح سلام عرض کیا جاتا ہے۔

☆ تمام ایمان والوں کو نماز میں بھی اس لفظ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود بھیجنے کی تلقین کی گئی ہے۔

☆ آخرت میں مؤمنین کے جنت میں داخلہ کے وقت کہا جائے گا "أُدخلُوها بسلامٍ، سلامٌ عَلَيكُمْ بما صَبَرْتُم، فَنِعْمَ عُقبى الدّارِ"

۲۔ سلام، اسلام کا شعار، سلام جنتیوں کا سلام، اللہ سے قریب کرنے والا، محبتوں کو پیدا کرنے والا، نفرتوں، کدورتوں اور عداوتوں کو مٹانے والا ہے، باہمی تعلق واعتماد کا وسیلہ اور فریقین کے لیے موجبِ طمانیت ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول

کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو باہم سلام کا رواج دینے اور عام کرنے کی بڑی تاکید فرمائی۔

۳۔ اسلامی سلام کی سنت حضرت آدم علیہ السلام سے چلی آرہی ہے۔

۴۔ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے، واجب کا ثواب سنت سے زیادہ ہوتا ہے، لیکن سلام کرنے کی سنت کا ثواب جواب دینے کے واجب سے زیادہ ہے۔

۵۔ جب کسی مسلمان کو سلام کیا جائے تو اس کے ذمہ جواب دینا تو واجب ہے، اگر بغیر کسی عذر شرعی کے جواب نہ دے تو گنہگار ہوگا؛ البتہ جواب دینے میں دو باتوں کا اختیار ہے، ایک یہ کہ جن الفاظ میں سلام کیا گیا ہے ان سے بہتر الفاظ میں جواب دیا جائے، دوسرے یہ کہ بعینہ انھیں الفاظ سے جواب دے دیا جائے۔

۶۔ سلام کرنے میں پہل کرے؛ اس لیے کہ سلام میں پہل کرنے سے عاجزی وتواضع پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو بندوں سے تواضع نہایت محبوب ہے۔

۷۔ سلام کرنے والا اور سلام کا جواب دینے والا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" صیغۂ جمع استعمال کریں، اگرچہ مخاطب اکیلا ہی کیوں نہ ہو

۸۔ سلام اتنی بلند آواز سے کرے کہ سلام کیے جانے والے کو بآسانی آواز پہنچ جائے ورنہ جواب کا مستحق نہ ہو گا، نیز جواب دینے والا بھی اسی طرح بلند آواز سے جواب دے ورنہ جواب ذمہ سے ساقط نہ ہو گا۔

۹۔ جب کوئی سلام کرے تو بہتر طریقہ پر جواب دینا، کم از کم ویسے ہی الفاظ سے جواب دینا۔

۱۰۔ عزیز، دوست، چھوٹے، بڑے، جانے پہچانے اور انجانے سب کو سلام کرے۔

۱۱۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔

۱۲۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

۱۳۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

۱۴۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۱۵۔ جب گھر یا مسجد میں داخل ہو، وہاں اس کے علاوہ کوئی نہ ہو تو ان الفاظ سے سلام کرے، السلامُ علینا وعلی عبادِاللہ الصالحین

۱۶۔ اگر کوئی غائب شخص سلام پہنچائے تو اس طرح جواب دے، وعلیک وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۷۔ اگر ایک شخص ایک جماعت کو سلام کرے تو جماعت میں سے ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے، تمام حاضرین کا جواب دینا افضل ہے۔

۱۸۔ اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہو تو صرف ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے؛ البتہ تمام کا سلام کرنا افضل ہے۔

۱۹۔ اگر مسلم اور غیر مسلم کا مخلوط مجمع ہو تو مسلمان کی نیت سے سلام کرے۔

۲۰۔ جب کسی کی ملاقات سے فارغ ہو کر رخصت ہونے لگے تو سلام وداع کرے، یہ بھی سنت ہے۔

۲۱۔ جب کسی کے پاس کوئی تحریر لکھے تو السلام علیکم سے کلام کا آغاز کرے۔

۲۲۔ اگر مسلمان دو ہو یا بہرا ہو تو ہاتھ سے اشارہ بھی کرے اور زبان سے لفظ سلام بھی کہے، صرف اشارہ پر اکتفاء نہ کرے۔

۲۳۔ سلام یا جوابِ سلام میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پر مزید کلمات کا اضافہ کرنا خلافِ سنت ہے۔

۲۴۔ بے ایمان کو سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگر وہ ابتداءً سلام کرے تو "علیک" پر اکتفاء کرے۔

۲۵۔ زندیق کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۲۶۔ جو شخص بر سرِ عام گناہ اور فسق میں مبتلا ہو اس شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۔ جوان اجنبی عورتوں اور اجنبی مردوں کو سلام کرنا مکروہ ہے، اگر اجنبی نہایت بوڑھا یا بوڑھی ہو تو سلام کرنا جائز ہے۔

۲۸۔ بدعتی کو سلام کرنا۔

۲۹۔ مندرجہ ذیل مواقع میں سلام نہ کرے:

☆ نماز پڑھنے والے

☆ تلاوت کرنے والے

☆ دینی باتوں (حدیث، فقہ وغیرہ) کے بیان کرنے والے

☆ ذکر کرنے والے

☆ اذان دینے والے

☆ اقامت کہنے والے

☆جمعہ اور عیدین وغیرہ خطبات دینے والوں کو دینی امور میں مصروف ہونے کی وجہ سے سلام کرنا مکروہ ہے۔

☆اذان، اقامت اور خطبات کے دوران سلام کرنا مکروہ ہے، اگر کوئی ان مواقع میں سلام کرے تو جواب کا مستحق نہیں۔

☆ کھانے والے کو سلام کرنا۔

☆ قضاء حاجت میں مشغول آدمی کو سلام کرنا۔